103

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	مورخہ یکم شعبان ۱۳۵۴ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۰۳

مسلمانوں کو پھنسانے کیلئے احرار پولیٹیکل کانفرنس سیالکوٹ کا جال

گزشتہ حالات سے ظاہر ہے کہ احرار فتنہ و فساد اور شور و شر کے زمانہ کی مخلوق ہیں۔ اور کسی نہ کسی کے خلاف شورش پیدا کرنا۔ اور جذبات نفرت و حقارت پھیلانا ان کی زندگی کا سہارا چلا آتا ہے۔ پہلے یہ کچھ عرصہ حکومت کے خلاف زور آزمائی کرتے رہے لیکن جب ادھر سے مونہہ کی کھائی۔ تو ریاست جموں و کشمیر کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ عام مسلمانوں میں قانون شکنی اور سول نافرمانی کی تحریک جاری کر کے ایک شور برپا کر دیا جس میں مسلمانوں کو جانی اور مالی سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن احرار نے اپنے ہاتھ خوب رنگے۔ آخر جب یہ مہم بھی ناکام ہوئی۔ اور حکومت کے انتظامات نے احرار کی ایک نہ چلنے دی۔ تو وہ کچھ عرصہ کے لئے ندامت اور شرمندگی کے گڑھے میں روپوش ہو گئے۔ لیکن ایک طرف تو وہ مسلمانوں کے اموال کو بے دریغ ہتھیانے کے عادی ہو چکے تھے۔ اور دوسری طرف انہیں حکومت کا وہ ڈنڈا نظر آ رہا تھا۔ جس نے ان کے سارے کس بل نکال کر رکھ دیئے تھے۔ اس لئے انہوں نے شورش انگیزی کی ایک اور صورت اختیار کی۔ اور وہ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو اشتعال دلانا اور نفرت کے جذبات پیدا کرنا تھی۔ اس کے لئے احرار نے جو جو حرکات کیں۔ ان پر صدیوں تک شرافت اور انسانیت ماتم کرتی رہے گی۔ آخر مسجد شہید گنج کے انہدام کا حادثہ پیش آیا جس میں احرار کی ساری حقیقت کھل گئی۔ اور دھوکہ خوردہ مسلمانوں پر واضح ہو گیا۔ کہ احرار محض ذاتی اغراض اور ذاتی فوائد کی خاطر حمایت اسلام کے دعوے کرتے۔ اور مسلمانوں کے خیرخواہ بنے پھرتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں یہ خطرناک دشمن ہیں۔ نہ صرف مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کے متعلق اور مسلمانوں کے خلاف بڑی سے بڑی غداری سے بھی باز نہیں آتے۔

ان حالات میں احرار نے جب دیکھا کہ ان کی قوم فروشی بالکل بے نقاب ہو چکی ہے اور مسلمان انہیں مونہہ لگانے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ تو انہوں نے ایک اور پہلو بدلا۔ اور حکومت سے ٹکر لگا کر عام لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنے۔ اور اپنا کھویا ہوا وقار قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے لئے صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن نے قربانی کا بکرا بننا منظور کیا۔ اور اچانک ۲۳ ستمبر ۳۵ء کے ایک جلسہ میں حکومت کے باغی کی حیثیت سے نمودار ہو کر تقریر کی۔ جس میں کہا۔ "آج صرف میں تقریر کروں گا میں سرکاری رپورٹروں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ تقریر کو لفظ بلفظ پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ تاکہ جب میرے خلاف بغاوت کا مقدمہ چلے۔ تو وہ گواہی دیتے وقت کسی چیز کو کم ظاہر نہ کریں"۔ اس کے بعد کہا "میں یہاں سچی بات کہہ چکا ہوں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کی پاداش میں مجھے کچھ عرصہ جیل کی مصیبت اٹھانی پڑے گی"۔ اگرچہ اصل تقریر شائع نہ کی گئی۔ تاہم اس کے متعلق خود مقرر نے جو کچھ کہا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نے بغاوت کا مجرم بننے اور جیل جانے میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہ کی۔ حتٰی کہ جلسہ کے اختتام کے بعد وہ اور دوسرے احراری اپنے اڈے یعنی دفتر احرار میں جا کر رات کے دو بجے تک اس بات کے منتظر رہے۔ کہ کب پولیس گرفتار کرنے کے لئے آتی ہے۔ اور جب گرفتاری عمل میں نہ آئی تو "ترجمان احرار" میں لکھ دیا گیا۔ کہ "عام خیال یہ ہے۔ کہ حکومت کے لئے اس چیلنج کو جو ۳۰ ہزار انسانوں کے سامنے دیا گیا۔ قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں"۔

مگر باوجود اس ساری تگ و دو کے احرار کی بدقسمتی ملاحظہ ہو۔ کہ صدر احرار کو حکومت نے نہ تو گرفتار کیا۔ اور نہ بغاوت کا مقدمہ چلایا۔ اس طرح احرار اپنے اس منصوبہ میں بھی بری طرح ناکام ہو گئے۔ اور اس منصوبہ بازی نے انہیں پہلے سے بھی زیادہ ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا۔

اس کے بعد احرار نے زیادہ نمایاں طور پر حکومت سے چھیڑ چھاڑ شروع کر کے عوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے سیالکوٹ میں "آل انڈیا احرار پولیٹیکل کانفرنس" کی تیاریاں شروع کر دیں اور اس کے لئے بڑے زور شور سے پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے اس موقعہ پر وہ جو امور پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انہی کے الفاظ میں مختصر طور پر یہ ہیں:

(۱) مسلمانوں کی موجودہ سیاسی حالت۔ (۲) ہندوستان کے معاملات کے علاوہ معاملات عرب و حرمین الشریفین کے متعلق صحیح راہ تجویز کرنا (۳) عام سیاسیات کے علاوہ کسانوں، مزدوروں کی بہتری کے لئے تجاویز پر غور کرنا (۴) مقروض تباہ حال زمیندار کی فلاح و اصلاح کا پروگرام مرتب کرنا۔

ان امور کی اہمیت کے متعلق اس وقت ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اور نہ ہمارا یہ منشا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کو ان کے بارے میں غور نہیں کرنا چاہئے۔ ان میں سے کسانوں اور مزدوروں اور تباہ حال مقروض زمینداروں کے متعلق حکومت توجہ دے رہی ہے۔ اور ذمہ وار مسلمان رہنما بھی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حکومت زیادہ سے زیادہ توجہ دے۔ عرب و حرمین الشریفین کے معاملات ایسے ہیں۔ جو تمام مسلمانوں کے متفقہ ہیں۔ اور ان کے متعلق تمام مسلمانوں کی متفقہ آواز ہی کوئی اثر پیدا کر سکتی ہے۔ احرار کا ان امور کی طرف متوجہ ہونا اس لئے نہیں۔ کہ وہ ان معاملات کو سلجھائیں۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ نئے سرے سے مسلمانوں میں فتنہ و فساد کھڑا کریں۔ اور اپنے ذاتی اغراض کی خاطر عوام کو بھڑکا کر حکومت کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں۔

ہم نہیں جانتے حکومت اس موقعہ پر کیا رویہ اختیار کرے گی۔ فتنہ انگیز طریق سے احرار کو اپنا وقار قائم کر لینے کا موقعہ دیگی یا اس پر قیام امن کے متعلق جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کو ملحوظ رکھے گی۔ البتہ ہم مسلمانوں سے یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ احرار کی اس نئی چال میں ہرگز نہ آئیں۔ ان کے اٹھائے ہوئے فتنہ میں قطعاً حصہ نہ لیں۔ اور خود جانی اور مالی نقصان اٹھا کر لیڈران احرار کے گھر نہ بھریں۔ ذرا غور تو فرمایئے۔ احرار نے جب دیکھا کہ بعض خاص ذرائع سے وہ جماعت احمدیہ کے خلاف عوام میں کافی اشتعال پیدا کر کے آمدنی کا ایک نیا ڈھنگ ایجاد کر سکتے ہیں۔ تو انہیں اسلام کی حفاظت کی سوجھی۔ سیاسیات کو کلیۃً بالائے طاق رکھ کر مذہب کے شیدائی بن گئے۔ اور اپنا جال "آل انڈیا احرار تبلیغ کانفرنس" کی شکل میں پھیلا دیا۔ اور اس کے لئے قادیان کا مقام منتخب کیا۔ لیکن جب انکی اسلام پرستی کا بھرم کھل گیا۔ اور مذہب کے متعلق فداکاری کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔ تو کھلم کھلا سیاست کے مقابلہ میں مذہب کو ہیچ قرار دینے لگ گئے غیر مسلموں کی رضاجوئی انہوں نے اپنا مقصد بنا لیا۔ ان کی خاطر اسلام میں عیب لگانے لگ گئے۔ اور بالآخر "آل انڈیا احرار پولیٹکل کانفرنس" کی تیاریوں میں مصروف ہو کر سیاسیات میں کود پڑے۔ تاکہ حکومت کے خلاف عوام میں جو جذبہ پایا جاتا ہے۔ اسے بھڑکا کر شورش پیدا کریں۔ اور خواہ مسلمانوں کو کتنا ہی نقصان پہونچے۔ وہ خود فائدہ اٹھا سکیں۔

یہ موقعہ ہے کہ مسلمان اس تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جو اس وقت تک احرار کے متعلق انہیں حاصل ہو چکا ہے۔ اور ان کے آلۂ کار بننے سے قطعاً انکار کر دیں۔ کیونکہ ان کے پیچھے چل کر سوائے نقصان مایہ اور شماتت ہمسایہ کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

سیالکوٹ کانفرنس سے احرار کا مقصد اور مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اہل ہند کے وہ طبقات جن میں اپنی تباہ حالی کی وجہ سے حکومت کے خلاف جذبات پائے جاتے ہیں۔ انہیں اشتعال دلا کر غیر قانونی کارروائیوں کی طرف مائل کریں۔ اور ساتھ ہی حریف شر لیفین کی آڑ میں مسلمانوں کے مذہبی جذبات میں ہیجان پیدا کر کے اپنی لیڈری کو بحال کر سکیں۔ اس لئے مسلمانوں کو ہوشیار ہو کر خود سے کام لے کر [illegible]

لاہور میں اخبار الفضل کہاں سے مل سکتا ہے

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ لاہور میں آنے والے احباب اور الفضل کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے احباب کی سہولت کے لئے بابا غلام محمد صاحب اخبار فروش چوک انارکلی اور محمد صادق صاحب ایجنٹ اخبارات بیرون موچی گیٹ کے پاس الفضل کے پرچے رکھوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ کالج بک سٹال چوک نیلا گنبد انارکلی لاہور اور اللہ دتا صاحب بکر فروش کوچہ مسجد احمدیہ سے بھی الفضل مل سکتا ہے۔

احباب حسب ضرورت ان سے پرچے خرید کر حوصلہ افزائی کرتے رہا کریں۔ منیجر

جلسہ سالانہ کے متعلق ہر احمدی کی ذمہ داری

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس کے لئے انتظامات اور اجناس کی خرید و فروخت کا کام سرعت سے جاری ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق میں نے گزشتہ ماہ میں ہر ایک جماعت کو تحریک بھجوا دی تھی۔ الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد یادد ہانی اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی جس رفتار سے ہونی چاہیئے۔ ابھی شروع نہیں ہوئی۔ حالانکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدیداران جماعت و احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جلد تر چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم بھجوائیں۔ ہر ایک جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ سے جائنٹ ناظر صاحبان کی طرف سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ جو عہدہ داروں نے اپنی جماعتوں سے وصول کر کے بھجوانا ہے۔ اگر کسی جماعت کو اطلاع نہ ملی ہو۔ تو دفتر ہذا سے بہت جلد دریافت فرمالیں۔ ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳ اکتوبر سے ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

دستی بیعت

۱	محمد اسماعیل صاحب	ضلع جالندھر
۲	امیر زمان صاحب	ضلع ہزارہ
۳	میاں محمد صاحب	ضلع گجرات
۴	جبر بی بی صاحبہ	قادیان
۵	اہلیہ میاں محمد صاحب	ضلع راولپنڈی
۶	رحیم بی بی صاحبہ	قادیان

تحریری بیعت

۷	اسماعیل صاحب	ضلع لائلپور
۸	غلام فاطمہ صاحبہ	″
۹	کرم الٰہی صاحب	ریاست کشمیر
۱۰	مولوی غلام حیدر صاحب	ضلع مظفر گڑھ
۱۱	محمد عالم خان صاحب	ضلع لاہور
۱۲	شیخ عبد المجید صاحب	ضلع بنگورا
۱۳	غلام محمد صاحب	ضلع منٹگمری

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں۔ جن پر لیکچر دیئے جائیں گے۔

۱۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں (۲) یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید۔ ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

ارادہ ہے کہ امسال بھی الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع کیا جائے۔ اس کے لئے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ مندرجہ بالا عنوانات پر مضامین لکھ کر جلد ارسال فرمائیں۔ اگر احباب نے توجہ فرمائی تو انشاء اللہ الفضل اپنا خاص نمبر شائع کر سکے گا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا لڑکا منور حسین بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار تاج حسین بخاری بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر سالار والہ (۲) میری اہلیہ بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ سید احمد وکیل رام پور سٹیٹ (۳) خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد اظہر بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد المجید ادیب عالم موضع وڈالہ ضلع جالندھر

خلافتِ موسویہ اور خلافتِ محمدیہ میں مناسبت و مشابہت

۲

(۱)

دوسرا جواب جس میں صرف غیر مبایع مخاطب ہیں یہ ہے۔ کہ از رُوئے آیاتِ قرآنیہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت میں خلافت موسویہ میں (۱) وُہ خلفاء بھی ہُوئے۔ جو نبی بھی تھے اور بادشاہ بھی۔ جیسے حضرت سوملے علیہ السلام (۲) وُہ بھی ہُوئے۔ جو صرف نبی تھے۔ جیسے حضرت عیسےٰ علیہ السلام (۳) اور وُہ بھی ہُوئے جو صرف بادشاہ تھے۔ جیسے ملک طالوت۔ یا ساؤل (۴) بروئے حدیث وُہ تھے۔ جو نہ نبی تھے۔ اور نہ بادشاہ۔ صرف محدث اور معلّم تھے۔ البتہ ان خلفاء کے واسطے لازمی نہ تھا کہ تمام صدی کے سر پر ہوں۔ مگر سائل نے جن خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ ان سے وُہ مجدد و خلفاء مراد ہیں۔ جو کہ صدی کے سر پر ہُوئے۔ اور قابلِ جواب امر یہ تھا۔ کہ آیا امتِ محمدیہ میں جو خلفاء صدی کے سر پر مبعوث ہُوئے۔ وُہ خلفاء کہلائیں گے۔ یا نہیں۔ اگر کہلائیں گے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جو مجدد آئیں گے۔ وُہ بھی خلفاء کہلائیں گے۔ یا نہیں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم الخلفاءؑ ہیں۔ اگر نہ کہلائیں گے۔ تو کیوں ؟ مجیب نے جو جواب دیا ہے۔ وُہ سراسر غلط اور بے دلیل ہے کیونکہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اگر خاتم الخلفاءؑ یا آخری خلیفہ تھے۔ تو بے شک امتِ موسویہ کے خلفاء ان پر منقطع ہوگئے۔ مگر ان کے پیرؤوں میں جو خلفاء ہُوئے۔ اور ضرور ہُوئے وُہ کس کے خلفاء کہلائیں گے۔ اگر کہیں۔ کہ نہیں ہُوئے۔ تو یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ کی امت میں کوئی بھی ان کی خلافت کے اہل نہیں تھا۔ اور نہ مومن تھا۔ کیونکہ خلافت کے واسطے ایمان اور اعمال کی شرط ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو اس سے نعوذ باللہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت باطل قرار پاتی ہے۔ اور اگر ان کی امت میں مومن اور اعمال صالحہ والے تھے۔ تو ضرور ہے۔ انکی امت میں حسبِ سوال کے زمانہ میں خلفاء بھی ہُوئے ہوں۔ اور ظاہری خلافت تو پطرس۔ اور اس کے جانشینوں کو آجتک حاصل ہے ؛

(۲)

امتِ محمدیہ میں (جس کا دامن تا قیامت وسیع ہے) آپ کس دلیل سے کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم الخلفاء کے بعد خلفاء نہ ہونگے کیا صرف اس لئے کہ آپ کے غلط عقیدہ کی رو سے خاتم الانبیاء کے معنے آخری نبی ہیں۔ اور اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے بعد نبوت کلّی منقطع ہے اسی طرح آپ کے معنے کی رُو سے خاتم الخلفاء کے بعد تا قیامت خلفاء کا سلسلہ کلّی بند ہو گیا۔ چونکہ مجیب صاحب کو ساتھ ہی اپنے غلط معنے کا احساس بھی ہُوا۔ اس لئے دبی زبان سے کہہ گئے۔ کہ اس شک میں نہ پڑنا چاہیئے کہ خلافت کیوں ختم ہوگئی۔ میں کہتا ہوں۔ کہ نبوت کیوں ختم ہوگئی۔ جو وجہ نبوت کے ختم ہونے کی ہو سکتی ہے۔ وُہی وجہ خلافت کے ختم ہونے کے لئے کیوں نہیں ہوسکتی۔ بشرطیکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صحیح معنوں اور نہ ان معنوں سے جو قادیانیوں نے بنائے ہیں۔ خاتم النبیین مانا جائے۔ جب نبوت کے ختم ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔ تو خلافت کے ختم ہونے پر کیوں اعتراض کیا جائے ؛

چونکہ مجیب صاحب خود صراطِ مستقیم کھو چکے ہیں۔ اس لئے اپنے ساتھ سائل کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ قادیان کے سیدھے سادے اور درست عقیدہ سے بدظن کر رہے ہیں۔ اگر آپ سائل کو ہمارے عقیدہ کے رُو سے جواب دیدیتے۔ کہ جس طرح سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ کے بعد کسی دوسری قوم یا امت میں سے کوئی شخص محبوبِ خدا یا مقبولِ خدا نہیں ہوسکتا جب تک کہ وُہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطیع اور امتی نہ ہو۔ اور آپ کی اتباعِ کامل سے ایک مومن صالح شہید۔ صدیق۔ اور نبی کا مقام پا سکتا ہے۔ اور یہ دروازہ پیروانِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تا قیامت کھلا ہے اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاتم الخلفاء۔ خاتم الاولیاء اور خاتم المصلحین ہونے کی وجہ سے آپ کے پیرؤوں کے لئے خلافت اور ولایت کا دروازہ کھُلا ہے۔ پس آئندہ کے واسطے جو شخص صدی کے سر پر مجدد ہوگا۔ وُہ خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ہی ہوگا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا امتی ہوگا۔ یہی معنے انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی منی وعلےٰ عھدی (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۵) کے ہیں ؛

(۳)

آپ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں سے آپ کو خاتم المجددین ہونے کے متعلق کوئی تحریر نہیں مل سکی۔ اس کے متعلق واضح ہو۔ کہ حدیث نبوی میں ہے۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علےٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا (رواہ ابو داؤد)۔ جس سے ہر صدی کے سر پر مبعوث ہونے والے کو مجدد کا نام دیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ شعر میں اس طرح کیا ہے۔ ؎

فراموشت شد ای قوم احادیث نبی اللہ
کہ نزد ہر صدی یک مصلح است شود پیدا

یعنی جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجدد کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے مصلح امت کہا ہے ؛

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مصلح اور مجدد ہم معنی ہے ؛

پھر اربعین نمبر ۲۔ صفحہ ۹ پر اپنے آپ کو خاتم المصلحین کہتے ہیں۔ لہٰذا خاتم المصلحین اور خاتم المجددین ہم معنے ہوئے۔ فثبت المدعٰی ؛

(۴)

رہا آپ کا بار بار یہ رٹ لگانا۔ کہ خاتم الانبیاء کے معنے ہیں آخری نبی یعنے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اور خاتم الخلفاء کے معنے ہیں آخری خلیفہ۔ یعنے جس کے بعد دوسرا خلیفہ نہ ہو۔ تو یہ معنے کامل جہالت کا ثبوت ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ انہٗ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ الا الذی ربی من فیضہ واظہر وعدہٗ (مواہب الرحمٰن) یعنے خاتم الانبیاء کے صحیح معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کے بعد آپ کے فیض سے فیض یافتہ اور آپ کی پیشگوئی کے بموجب ظاہر شدہ شخص نبی ہو سکتا ہے ؛

اسی طرح فرمایا۔ انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی منی وعلےٰ عھدی (خطبہ الہامیہ) یعنے خاتم الاولیاء کے بعد ولی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو آپ سے تعلق رکھنے والا اور آپ کے عہد کا پابند ہو۔ یہی صحیح معنے خاتم الخلفاء کے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :- میری اولاد میں سے آئمہ۔ اولیاء اور خلفاء ہوں گے۔ (دیکھو سبز اشتہار) اور حمامۃ البشریٰ میں فرماتے ہیں۔ شعر یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ یعنے آپ کے بعد کئی خلفاء ہوں گے۔ اور ایک ان میں سے دمشق بھی جائے گا۔ آپ نے خاتم المصلحین کا دعوےٰ کیا ہے۔ جو خاتم المجددین کے ہم معنے ہے۔ تاہم حدیث نبوی کہتی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوتا رہے گا۔ اور مجدد یقیناً خلیفۃ اللہ اور خلیفۃ الرسول ہوتا ہے۔ پس خاتم المصلحین کا خاتم المجددین ہونا ثابت ہے۔ اور مجدد کا خلیفہ ہونا بھی ثابت ہے ؛

(۵)

رہا آپ کا آخری نبی کے یہ معنے کرنا کہ اس کے بعد مطلق کوئی نبی نہ ہو۔ اور آخری خلیفہ کے معنے یہ کرنا کہ اس کے بعد مطلق کوئی خلیفہ نہ ہو۔ اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شیخ کی یہ کتاب (عنقائے مغرب) آخر الکتب ہے (دیکھو تریاق القلوب صفحہ ۱۵۵ طبع ثانی) کیا کوئی عقلمند اس فقرہ میں خاتم الکتب کے یہ معنے کرے گا۔ کہ حضرت شیخ کی اس کتاب کے بعد دُنیا میں کوئی کتاب بلکل تحریر میں نہیں آئی زیادہ سے زیادہ یہ معنے کرے گا۔ کہ حضرت شیخ موصوف نے اس کے بعد کوئی دوسری کتاب نہیں لکھی مگر اس کے اس قدر وسیع معنے کرنا ہرگز درست نہیں کہ کوئی بھی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وُہ آخری مہدی جس کی وفات کے بعد دوسرا مہدی پیدا نہ ہوگا (تریاق القلوب طبع ثانی صفحہ ۳۷۹) کیا اس فقرہ کے یہ معنے کرنے درست ہونگے۔ کہ حضرت امام مہدی معہود کے بعد کوئی مہدی نہ ہوگا۔ حالانکہ ہر مجدد مہدی ہے۔ اور جب تک مہدی نہ ہو۔ وُہ مجدد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اور مجدد کی بعثت کے غیر مبایعین بھی منکر نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میں خدا کے نوروں میں سے آخری نور ہوں (کشتی نوح صفحہ ۵۶)

حالانکہ ہر مجدد امام ولی اور نبی نور ہوتا ہے۔ اور مجدد ولی اور امام کے پیدا ہونے کے غیر مبائع بھی قائل ہیں۔ ورنہ سبز اشتہار صفحہ ۱۶ حاشیہ آپ کو قائل کر دے گا۔

(۶)

رہا آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشینوں کو سجادہ نشین کہنا اور خلافت احمدیہ کو سجادہ نشینی کا سلسلہ کہنا۔ اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام حکم و عدل نے تو جانشینوں کو خلفاء کہا ہے۔ جیسا کہ ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو حمامۃ البشرےٰ میں موجود ہیں۔ کہ ثم لیاتی المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ۔ پیغام کے مضمون نگار نے محض سیاہ دلی سے خلیفۃ من خلفاءہ کے الفاظ کی موجودگی میں الفاظ سجادہ نشین استعمال کئے۔ اور خلفاء المسیح الموعود کو عام پیروں کے سجادہ نشینوں سے نسبت دے دی۔

(۷)

یہ کہنا کہ اگرچہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بموجب قفینا من بعدہ بالرسل جو خلفاء ہوں۔ وہ قفینا من بعدہ بالانبیاء کے ہم معنی نہیں ہو سکتے۔ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ آپ ذرا شہادۃ القرآن کے بعد تذکرۃ الشہادتین کا صفحہ ۳۴ اور حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۳۹۰ و ۳۹۱ بھی پڑھیں۔ ایک غلطی کا ازالہ بھی پڑھ لیں۔ اور خود قرآن کریم کے ان الفاظ کا بھی مطالعہ کریں۔ کہ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا۔ کیا خود خدا تعالےٰ نے الرسل کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے۔ اسی آیت میں النبیون کے معنوں میں نہیں فرمایا۔ اور اگر فرمایا اور الرسل اور النبیون کو مترادف المعنی قرار دیا۔ تو آپ کا محدثوں کو ان میں شمار کرنا اس غلطی کا ارتکاب کرنا ہے۔ جس کی اصلاح خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں ایک غلطی کا ازالہ اور تذکرۃ الشہادتین اور حقیقۃ الوحی میں کر دی تھی۔ ان تحریرات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود محدث نہیں۔ بلکہ نبی ہے۔ کیونکہ وہ کثرت وحی اور امور غیبیہ جو نبی کے واسطے شرط ہے۔ وہ سوائے اس کے تیرہ سو سال کے اندر گزرے ہوئے محدثوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور صرف مسیح موعود اس نام کا مستحق ہے۔ یعنی وہ نبی اور رسول کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اس کو اپنی وحی میں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو احادیث میں نبی اور رسول کہا ہے۔ پس وہ فی الحقیقت نبی اور رسول ہے۔ نامہ نگار پیغام نے سائل کو دیدہ دانستہ دھوکا دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف محدث کہلائیگا۔ اور نبی اور رسول نہیں کہلا سکتا۔ تو آپ خدا اور رسول کے مجرم ہیں:- قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

دیکھ لے جو دیکھنا چاہے نشانِ اہلِ درد

از حکیم سید صادق حسین صاحب مختار عدالت و جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ

آئے ہیں اشرار بہرِ امتحانِ اہلِ درد
اے خدا تو ہی دکھا دے انکو شانِ اہلِ درد

احمدی اس دور میں ہیں تابانِ اہلِ درد
تم سمجھتے ہی نہیں افسوس شانِ اہلِ درد

قوم کے غدار جو بیدردی میں مشہور ہیں
کب سنیں گے گوشِ دل سے داستانِ اہلِ درد

جسکو حاصل ہے خدا سے ہمزبانی کا شرف
وہ کلیدِ حکمتِ حق ہے زبانِ اہلِ درد

اہلِ باطل کو کسی کے درد سے ہے کیا غرض
اہلِ حق کا ہے لقب شایانِ شانِ اہلِ درد

عشقِ مولےٰ میں ہو جسکو ذلت و خواری نصیب
واہ کیا کہنا ہے اسکا وہ ہے جانِ اہلِ درد

حجتِ شافی کے بدلے خشت باری ہو جہاں
منصفو! کیونکر کہیں اس کو مکانِ اہلِ درد

فحش گوئی باطل آرائی ہو جس اسٹیج پر
بھائیو کہتے ہو کیوں اس کو مکانِ اہلِ درد

اہلِ باطل کو اگر مشقِ ستم کا شوق ہے
صبر و تسلیم و رضا شایانِ شانِ اہلِ درد

دینِ حق کی بیکسی اشرار کی بدبختیاں
ہو گئی ہیں باعثِ آہ و فغانِ اہلِ درد

جو ہوں لذت آشنائے غم وہ شکوہ کیا کریں
وقف ہے راہِ خدا میں جسم و جانِ اہلِ درد

دشمنیٔ اہلِ حق کارِ شیاطیں است و بس
شرحِ حکمتہائے قرآں بر زبانِ اہلِ درد

سختیوں کے جھیلنے کا خلق میں بڑھتا ہے ذوق
چٹکیاں لیتا ہے جب دلمیں بیانِ اہلِ درد

گھٹ رہے ہیں اہلِ باطل بڑھ رہے ہیں اہلِ حق
دیکھ لے جو دیکھنا چاہے نشانِ اہلِ درد

جو اڑے تھے عدو کے خاک میں سب مل گئے
کیا ابھی دیکھا نہیں اس نے نشانِ اہلِ درد؟

دیکھ لینا ان ہی کا نام و نشاں مٹ جائیگا
جو مٹانے آئے ہیں نام و نشانِ اہلِ درد

وہ زمینی کیڑے جو نکلے پئے ایذائے انس
ان پہ ٹوٹے گا یقیناً آسمانِ اہلِ درد

کون ہے جو روک سکتا ہے خدا کے کام کو
کس میں طاقت ہے کہ وہ میٹے نشانِ اہلِ درد

عزت و ذلت کے ٹھیکیدار بن بیٹھے تھے جو
ان کی عالمگیر ذلت ہے نشانِ اہلِ درد

نالۂ دلگیر مظلوماں جو پہنچا عرش تک
نصرتِ حق آئی بن کر پاسبانِ اہلِ درد

اب بھی ہے دل میں تمنائے ہدایت موجزن
کاش جہاں بنکے وہ سن لیں بیانِ اہلِ درد

باز آجا او ستمگر اب دل آزاری سے تو
ذاتِ باری ہے علیم و رازدانِ اہلِ درد

پھر بھی ہے تجھ کو اگر انکار از راہِ عناد
آ مقابل ہو دعا میں دیکھ آنِ اہلِ درد

یہ ہے اک سادہ سا نقشہ فیکٹس اور جذبات کا
تم سنو مختار سے رنگیں بیانِ اہلِ درد

نالۂ مختار و گوہر سے ہے صادق بے قرار
ہے محبت کی ترقی درمیانِ اہلِ درد

مالابار میں تبلیغ احمدیت

مالابار کے موپلوں میں احمدی مبلغ مولوی عبد اللہ صاحب کی کامیاب تبلیغی مساعی بعض اہلحدیث مولویوں کو خار کی طرح کھٹک رہی ہیں۔ وہ ہمیشہ شرارت کا موقعہ تلاش کرنے اور مولوی صاحب کے پبلک لیکچروں میں مخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہمارے شائع شدہ ٹریکٹوں کے مقابلہ میں ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں مسلمانوں کو غلط بیانیوں کے ذریعہ ہمارے خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی اور اس اشتہار میں انہوں نے یہ بھی لکھا۔ کہ احمدی مبلغ کے لیکچروں کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد وہ احمدیت کے خلاف لیکچر شروع کریں گے۔ ہمارے مبلغ نے اپنے آخری لیکچر میں کہہ دیا۔ کہ چونکہ مخالفین کی طرف سے معاندانہ کارروائی پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے۔ اس لئے میں انہیں اظہار خیالات کا موقعہ دیتا ہوں۔ تاکہ پبلک غیر جانبدارانہ طور پر ہمارے اور ان کے درمیان موازنہ کر سکے۔ نیز انہوں نے اسلام اور بانی اسلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر غیر مسلموں کے اعتراضات کے جواب دینے کا وعدہ کرتے ہوئے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مخالفت سے بکلی بے اعتنا ہو کر حقانیت اسلام کو ثابت کریں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مخالفین کے حملوں کی پوری پوری مدافعت کریں:- خاکسار کے۔ پی۔ محمد احمدی کالی کٹ مالابار

آہ! شیخ عبدالرزاق صاحب مرحوم

احباب جماعت احمدیہ شیخ عبدالرزاق صاحب بیرسٹر مرحوم کی وفات حسرت آیات کی خبر الفضل میں پڑھ چکے ہیں۔ شیخ صاحب مرحوم کی بے وقت وفات صرف ان کے اعزہ و اقارب کے لئے سخت صدمہ کا موجب ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ لائل پور کے ہر فرد کو ان کی مفارقت سے بےحد صدمہ پہونچا ہے۔

شیخ صاحب مرحوم صرف ایک ہفتہ بیمار رہے افسوس کہ باوجود سخت کوشش اور ڈاکٹروں کی تگ و دو کے کئی دن تک ان کے مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو سکی۔ اور جب تشخیص ہوئی۔ تو شیخ صاحب مرحوم کی حالت سخت نازک ہو چکی تھی۔ عام طور پر یہ خیال رہا۔ کہ آپ بعارضہ نمونیا بیمار ہیں۔ مگر بعد میں جبکہ مرض کا زہر آپ کے تمام خون میں سرایت کر چکا تھا یہ معلوم ہوا۔ کہ آپ سیپٹی سیمیا (Septicaemia) کی مرض میں مبتلا ہیں۔ تقدیر غالب آئی۔ اور مرحوم داغ مفارقت دیکر اس دنیوی زندگی میں ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ صاحب مرحوم اپنی غمزدہ رفیقہ حیات کے علاوہ اپنے پیچھے دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ انہیں احمدیت کا صحیح نمونہ بنائے۔ اور اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ لائل پور شیخ صاحب مرحوم کی جدائی کو ایک زبردست قومی نقصان تصور کرتی ہے شیخ صاحب مرحوم جماعت احمدیہ لائلپور کے سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ ڈسٹرکٹ انجمن احمدیہ لائلپور و نیشنل لیگ ڈسٹرکٹ لائلپور کے صدر تھے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت آپ غیر مبایعین میں شامل ہو گئے۔ مگر بالآخر اللہ تعالےٰ نے آپ کی دستگیری فرمائی۔ اور آپ نے دسمبر ۱۹۳۳ء میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کر لی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کے بعد شیخ صاحب مرحوم کی زندگی میں ایک حیرت انگیز اور معجزانہ تبدیلی پیدا ہوئی۔ اس تبدیلی کو شیخ صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کرامت محسوس کیا کرتے تھے اور حضور پُرنور کی خلافت حقہ کی ایک دلیل سمجھتے تھے۔

بیعت کے بعد آپ کو دینی تعلیم کے حصول کا بیحد شوق پیدا ہوا۔ آپ اکثر فارغ اوقات میں دینی واقفیت بڑھانے میں مشغول رہتے۔ اور اکثر مجھ سے مذہبی مسائل دریافت فرماتے رہتے۔ آپ کے اس انہماک نے آپ کے بچوں اور اہلیہ محترمہ میں بھی دینی تعلیم کے حصول کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اور آپ کے اہل و عیال دینی امور میں اچھی طرح دلچسپی لینے لگ گئے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ ہندو مسلم مستورات کے ایک بہت بڑے حلقہ میں نہایت ہر دلعزیز و معزز فرد خیال کی جاتی تھیں افسوس ہے۔ کہ لائل پور کی خواتین شیخ صاحب مرحوم کی وفات کے بعد ان کے اہل و عیال کے یہاں سے لاہور چلے جانے کی وجہ سے ان کی اہلیہ محترمہ کی رفاقت سے محروم ہو گئیں۔

شیخ صاحب مرحوم کو دینی تعلیم کے حصول کے علاوہ تبلیغ سے بھی بہت دلچسپی پیدا ہو گئی تھی آپ بعض اوقات معزز اصحاب کو اپنے گھر پر دعوت دے کر اور بعض اوقات خود ان کے گھر پر جا کر فریضہ تبلیغ ادا کرتے۔ بار روم میں آپ کی موجودگی کے وقت اکثر سلسلہ تبلیغ جاری رہتا۔

مرحوم ایسے صاف گو تھے۔ کہ بلا رو رعایت جو بات دل میں ہوتی۔ صفائی سے کہہ دیتے۔ ان کا دل بغض و کینہ سے پاک تھا۔ اور دین کے لئے ایسی غیرت پیدا ہو چکی تھی۔ کہ کسی احمدی کی دین میں سستی اور غفلت کو برداشت نہ کر سکتے جب تک اسے اصلاح کی نصیحت نہ کر لیتے۔

مرحوم ہمیشہ امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتے تھے۔ اور آرام طلبی کے عادی تھے مگر بیعت کے بعد آپ کی زندگی میں ایسا عظیم الشان تغیر ہو گیا۔ کہ اگر آپ کو ابدال کہا جائے۔ تو مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ کچہری سے فارغ ہو کر گھر میں تھوڑی دیر ٹھہر کر "مسجد فضل" میں تشریف لے آتے۔ پھر مغرب تک اخبارات سلسلہ کا مطالعہ فرماتے۔ مغرب کی نماز کے بعد قرآن مجید کے درس میں شامل ہوتے۔ اور عشاء کی نماز ادا کر کے گھر واپس جاتے۔ پھر فجر کی نماز بھی مسجد میں باجماعت ادا کرتے۔ اور نمازیں نہایت خشوع اور خضوع سے ادا کیا کرتے۔ مسجد میں جتنا عرصہ رہتے اگر نماز کا وقت نہ ہوتا۔ تو مسجد کی چٹائیوں پر لیٹ جاتے۔ اور اس میں ایک لذت محسوس کرتے۔

ایک دفعہ مجھے کہنے لگے۔ قاضی صاحب! جو مزہ اب مسجد میں آتا ہے۔ کسی اور جگہ نہیں آتا۔ میں تو اپنی زندگی کا قیمتی وقت وہی سمجھتا ہوں۔ جو مسجد میں گزرتا ہے۔

نمازوں کی پابندی کا ایسا گہرا خیال آپ کے دل میں پیدا ہو چکا تھا۔ کہ جس دن مرحوم نے وفات پائی۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ آپ نے مجھے بلایا۔ اور سورۃ یٰس سنانے کی خواہش کی۔ اس وقت آپ کی حالت سخت نازک تھی۔ مگر جب آپ کو علم ہوا۔ کہ ۱½ بجے دوپہر کا وقت ہے۔ تو آپ نے نماز کی نیت باندھ لی۔ پھر آپ نے ایسی ہی نازک حالت میں عصر کی نماز ادا کی۔ مغرب کی نماز کی سنا ہے۔ آپ نے نیت باندھی۔ مگر نزع کی حالت طاری ہو گئی۔ ہم مسجد میں نماز مغرب ادا کر کے جب آپ کی حالت معلوم کرنے آپ کے گھر پہونچے۔ تو آپ کا دم واپسین تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

اللہ تعالےٰ نے بیعت کے بعد گو آپ کو تھوڑی ہی زندگی عطا فرمائی۔ مگر اس زندگی میں آپ نے اپنے مولائے حقیقی سے گہرا تعلق پیدا کر لیا۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ شرف بھی عطا فرمایا۔ کہ اپریل ۱۹۳۴ء میں "مسجد فضل" لائلپور کے افتتاح کی تقریب پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے گھر قیام فرمایا۔ مرحوم اس سے اتنے خوش تھے۔ کہ گویا انہیں دو جہان کی بادشاہت مل گئی۔ حضرت اقدس کو رخصت کر چکنے کے بعد فرط محبت سے مجھ سے معانقہ فرمایا۔ اور بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ اور جلسہ کی کامیابی پر مجھے مبارک باد کہی۔

مرحوم کو احمدیوں سے ایسی محبت تھی۔ کہ ہر چھوٹے بڑے احمدی سے نہایت حسن سلوک اور عزت سے پیش آتے۔ آپ نے اپنے حسن اخلاق سے ہر چھوٹے بڑے احمدی کے دل میں گھر کر لیا۔

امسال امارت کے عہدہ کے لئے میرے نام کے ساتھ آپ کا نام بھی تجویز ہوا۔ حضرت امیر المومنین نے جب ذرہ نوازی سے مجھے امیر مقرر فرمایا۔ تو شیخ صاحب مرحوم نے اس پر بے حد خوشی کا اظہار کیا اور مجھے مبارک باد کہی۔ اور پھر اطاعت کا ایسا نمونہ دکھایا۔ کہ ان کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مجھ سے میرا ایک بہترین رفیق اور مخلص دوست جدا ہو گیا۔ جس کی جدائی کا مجھے بےحد قلق ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو دینی خدمت کے لئے بہت جوش تھا جب گوجرہ کے بعض احمدیوں کو احراریوں نے ایک فوجداری مقدمہ میں پھنسایا۔ تو آپ نے خود نہایت خوشی سے مقدمہ کی پیروی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور پھر نہایت محنت اور تندہی سے مقدمہ کی پیروی کی۔

مرحوم کی یہ خواہش تھی۔ کہ قادیان میں مکان بنا کر وہاں جا رہوں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو جلدی ہی اپنے پاس بلا لیا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے صاحبزادگان کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور انہیں اپنے والد ماجد کی اس خواہش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شیخ صاحب مرحوم لائلپور میں ایک کامیاب بیرسٹر تھے۔ اور اعلےٰ درجہ کے خود دار اور نڈر انسان تھے۔ کلمہ حق کہنے سے آپ کسی بڑے سے بڑے انسان اور آفیسر سے بھی نہیں جھجکتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب نہایت وسیع تھا۔ جس میں ہندو مسلم سکھ غرضیکہ ہر مذہب و ملت کے معزز لوگ شامل تھے۔ آپ اپنے حلقہ احباب میں نہایت ہر دلعزیز تھے۔ اور زندہ دل انسان سمجھے جاتے تھے۔ آپ کی وفات سے آپ کے تمام احباب کو سخت صدمہ ہوا ہے۔

شیخ صاحب مرحوم میں مہمان نوازی کا بھی خاص وصف تھا۔ جب سے آپ ہماری جماعت میں شامل ہوئے۔ مرکز کی طرف سے جو مبلغ یا کارکن لائل پور تشریف لاتا۔ وہ آپ کی خواہش کے مطابق آپ کا ہی مہمان ہوتا۔ اور آپ اسے آرام پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔

جس دن آپ بیمار ہوئے۔ اس سے دوسرے دن مغرب کی نماز کے بعد میں آپ کی تیمارداری کے لئے گیا تو آپ نے مجھے اپنا ایک مکاشفہ سنایا۔ فرمانے لگے۔ کہ کل رات مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ تو میں نے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ اور رب کل شئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا ورد شروع کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مجھ پر ایک ایسی حالت طاری ہوئی۔ جسے نہ نیند کہا جا سکتا ہے نہ بیداری۔ میں نے اس حالت میں ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ مجھے دکھایا گیا۔ کہ میرا مقام بہت بلند ہے۔ فرماتے تھے کہ اس واقعہ سے میرے دل میں عجیب سرور اور اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی۔ جو ناقابل بیان ہے پھر میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب و میاں محمد صاحب غیر مبایعین تشریف لائے۔ تو میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ تو کہدے کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں کہہ دیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں افسوس ہے کہ ۱۱ اکتوبر کی درمیانی شب کو پچاس سال کی عمر میں آپ نے اپنے اعزہ و اقارب و احباب سے مفارقت اختیار کرتے ہوئے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ جماعت کے ایک کثیر مجمع نے آپکا جنازہ پڑھا۔ بعد ازاں آپکے بھائی آپکی نعش تابوت میں بذریعہ لاری لاہور لے گئے۔ اور دوسرے دن آپکو اپنے خاندانی قبرستان میں دفن...

نارتھ ویسٹرن ریلوے کیلئے گارڈوں کی بھرتی

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور میں فسٹ کلاس گارڈوں کی ٹریننگ کے لئے ۲ جنوری ۱۹۳۶ء سے ایک کلاس جاری ہوگی۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور احباب کی آگاہی کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

۱۔ اس پوسٹ کا گریڈ۔ ۶۰-۲/۵-۵۰-۵-۳۰ ہوگا۔

۲۔ ۱۹ سامیاں خالی ہیں۔ جن میں سے ۵ مسلمان امیدواروں کے لئے ریزرو ہیں اور باقی ۴ دوسری اقلیتوں کے لئے۔

۳۔ امیدوار کم از کم ایف۔ اے پاس ہوں اور ان کی عمر ۲ جنوری ۱۹۳۶ء کو ۱۸ اور ۲۴ سال کے درمیان ہو۔

۴۔ مجوزہ فارم پر درخواست امیدوار کی اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہونی چاہیئے۔ یہ فارم ایک روپیہ ادا کرنے پر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹس (سوائے دہلی یا لاہور) کے دفاتر یا بڑے سٹیشنوں سے دستیاب ہوسکیں گے۔ فارم کے ساتھ ایک لفافہ چھپے ہوئے ایڈریس کا بھی دیا جائے گا۔ جس میں درخواست مکمل کر لینے کے بعد بند کر کے بذریعہ ڈاک بھیجنا ہوگی۔ دستی درخواستیں نہیں لی جائیں گی۔ درخواست کے ساتھ کیرکٹر سرٹیفکیٹ کی مصدقہ کاپی۔ تعلیمی قابلیت کا سرٹیفکیٹ اور کھیلوں میں حصہ لینے کا سرٹیفکیٹ شامل ہونا چاہیئے۔ درخواست مکمل ہو جانے کے بعد اپنے ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ کو بذریعہ ڈاک ۳ نومبر ۱۹۳۵ء تک بھجوانی ہوگی۔

۵۔ اگر کوئی امیدوار مندرجہ بالا طریق کے ماسوا کوئی اور ذریعہ داخلہ کے لئے اختیار کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو وہ اس وجہ سے اس میں داخل ہونے کے ناقابل تصور ہوگا۔

۶۔ آخری انتخاب ٹریننگ سکول میں داخلہ کے لئے مرکزی سیلکشن بورڈ بمقام لاہور کرے گا۔ جن امیدواروں کی درخواستیں سرسری انتخاب میں آجائیں گی۔ ان کو ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء ۱۰ بجے دن کے انٹرویو کے لئے ڈویژنل بورڈ کے سامنے حاضر ہونے کی اطلاع دی جائیگی امیدواروں کو اس موقعہ پر اپنا کرایہ خرچ کر کے آنا پڑے گا۔ باقی ماندہ درخواستیں فائل کر دی جائینگی اور ان کے متعلق امیدواروں کو کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔ اس میں کامیاب شدہ امیدواروں کو ڈاکٹری معائنہ کے بعد مرکزی سیلکشن بورڈ کے سامنے اس کے ہیڈ آفس واقعہ ایمپرس روڈ لاہور ۱۰ بجے دن کے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کو حاضر ہونا پڑے گا اور اس موقعہ پر ان کو بذریعہ ریلوے پاس بلایا جائے گا۔

۷۔ اس آخری انتخاب میں پاس شدہ امیدوار سکول میں داخل کئے جائیں گے۔ ٹریننگ کلاس کا کورس اندازاً دو ماہ کا ہوگا۔ اور اس میں منتخب شدہ امیدواروں کو تیس روپے ماہوار دئے جائیں گے۔

۸۔ کورس پاس کر چکنے کے بعد محکمہ ریلوے کی طرف سے ملازمت کی گارنٹی نہیں ہوگی۔ البتہ کورس کے ختم کرنے کے بعد جو امیدوار امتحان میں کامیاب ہونگے اور جن کو ملازمت پر لگایا جائے گا۔ وہ ۵۰ روپے ماہوار سے شروع ہونگے۔ گریڈ۔ ۶۰-۲/۵-۵۰-۵-۳۰ ہوگا۔ اور کسی ڈویژن میں ملازمت پر لگایا جا سکے گا۔

نوٹ:۔ جو احمدی امیدوار اس سلسلہ میں اپنی درخواستیں بھجوائیں وہ درخواستوں کی ایک ایک کاپی بغرض اطلاع دفتر امور عامہ میں ضرور بھجوائیں۔

ناظر امور عامہ

پتہ درکار ہے

میاں غلام احمد صاحب ٹیلر ماسٹر نے دفتر امور عامہ میں خط لکھا ہے۔ جس میں اپنا پتہ صرف محلہ رام گڑھ کوچہ نمبر ۲ تحریر کیا ہے لیکن شہر کا نام تحریر نہیں کیا۔ براہ مہربانی وہ اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں تاکہ

ڈاکٹری کی تعلیم کیلئے احمدی نوجوانوں کو تحریک

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ احمدی طلباء میڈیکل سکول امرت سر میں کم داخل ہوتے ہیں۔ حالانکہ ڈاکٹری کا پیشہ ایسا ہے۔ جو ہم خرما و ہم ثواب کا صحیح معنوں میں مصداق ہے۔ ایک قابل ڈاکٹر جہاں اپنے لئے بآسانی روزی کا سامان مہیا کر سکتا ہے۔ وہاں مخلوق خدا سے اس حد تک ہمدردی کر سکتا ہے۔ کہ اس کا سارا کام داخل عبادت ہو جاتا ہے۔ اور اپنے قول اور فعل سے تبلیغ کے جو ذرائع طبابت پیشہ اصحاب کو حاصل ہیں۔ وہ کسی اور پیشہ در کو بہت کم میسر ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ جس قدر زیادہ سے زیادہ احمدی طلباء میڈیکل سکول امرت سر اور لاہور میڈیکل کالج میں داخل ہوسکیں داخل ہوں۔ میڈیکل سکول امرت سر میں داخلہ کی شرائط مختصراً حسب ذیل ہیں۔

(۱) کل طلباء کی تعداد جو ہر سال داخل کئے جائیں گے ایک سو سے زائد ہوگی۔ ان میں ۴۰ فی صدی مسلمان ہونگے۔

(۲) امیدواروں کی عمر ۱۶ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

(۳) جسمانی صحت اور نظر اچھی ہونی چاہیئے۔

(۴) کم از کم انٹرنس پاس طلباء کو لیا جائے گا۔ جن کے مجموعی نمبر امتحان انٹرنس میں ۴۰۰ سے کم نہ ہوں گے۔

(۵) ان طلباء کو ترجیح دی جائے گی۔ جنہوں نے فزکس اور کمسٹری میں امتحان پاس کیا ہوگا

(۶) درخواست ہائے داخلہ امتحان انٹرنس کا نتیجہ نکلنے سے دو ہفتہ کے اندر پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرت سر کے پاس پہونچ جانی چاہئیں۔ اور مقررہ فارم مطبوعہ پر ہونی چاہئیں جو معہ پراسپکٹس پرنسپل صاحب سے مل سکتے ہیں۔

(۷) مزید معلومات کے لئے پراسپکٹس پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرت سر سے قیمتاً مل سکتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت۔

ملازمت کے خواہشمندوں کے لئے اعلان

مسٹر ایل۔ اے۔ راماداس صاحب ایگزیکٹیو میٹرالاجسٹ میٹرالاجیکل آفس پونہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ میٹرالاجیکل اسسٹنٹ کی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس آسامی کی تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰-۸-۲۱۰-۱۰-۲۷۰ روپے ہوگا۔ یہ آسامی ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء تک تو عارضی ہوگی۔ لیکن اس کے بعد اس کے مستقل ہونے کا امکان ہے تعلیمی لحاظ سے امیدوار کو کم از کم سائنس کا گریجویٹ ہونا چاہیئے۔ ایسے امیدواروں کو جن کو اکسپیریمنٹل فزکس اور میٹریالوجی کا تجربہ ہو یا جنہوں نے جنرل ٹریننگ ورکشاپ میں پریکٹس کی ہو۔ ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس اور تصدیق متعلق عمر۔ تعلیم اور تجربہ ۸ نومبر ۱۹۳۵ء تک میرے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔

کامیاب نہ ہو سکنے والے امیدواروں کو کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

ان کی طرف سے یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ان کے دفتر میں ایک ٹائپسٹ کی آسامی خالی ہے۔ جس کی تنخواہ کا گریڈ ۴۰-۳-۱۰۰ ہوگا۔ یہ آسامی ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء تک تو عارضی ہوگی لیکن اس کے بعد مستقل ہونے کا امکان ہے۔ امیدوار کم از کم انٹرنس پاس ہو۔ اور ٹائپ کا تجربہ رکھتا ہو۔ درخواستیں سرٹیفکیٹس کی نقول کے علاوہ عمر قابلیت اور تجربہ کا بھی ذکر ضروری ہے۔ اور درخواستیں ۵ نومبر ۱۹۳۵ء تک اعلان کنندہ کے پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ

پرائیویٹ قطعات اراضی سکنی

محلہ دارالعلوم غربی قادیان میں۔ جامعہ احمدیہ سے جانب غرب اور محلہ دارالرحمت سے جانب شرق۔ ابھی چند قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ نرخ اس وقت ۲۵ عـہ فی مرلہ مقرر ہے۔ مگر سالانہ جلسہ کی تقریب پر یکم نومبر سے ۱۵ جنوری تک بیس فیصدی رعایت دی جائیگی۔ خواہشمند احباب موقع پر قطعات دیکھکر خرید سکتے ہیں۔ قیمت بہرحال نقد یکمشت لیجائیگی۔ جن اصحاب نے ہماری معرفت بابو غلام الدین خانصاحب احمدی و بابو فضل خالق خانصاحب احمدی پسر بابو غلام محی الدین خانصاحب موصوف سے قادیان دارالامان کے محلہ دارالعلوم غربی میں قطعاتِ اراضی بغرض رہائش ہماری معرفت خریدے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مالکان موصوف سے جب چاہیں بلا تامل اپنے خرید کردہ قطعہ یا قطعات کے متعلق اپنے خرچ پر رجسٹری یا داخل یا خارج کرا سکتے ہیں۔ جیسا کہ شرائط فروخت اراضی کے ذیل میں بھی زیر شرط ۵ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ "اگر کوئی خریدار اپنی خرید کردہ زمین کے متعلق رجسٹری یا داخل خارج کرانا چاہے تو اسکا انتظام اور جملہ اخراجات بذمہ خریدار ہونگے۔"

خاکساران:- محمد احمد و عبدالکریم پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

تریاق دماغ یہ دوا دل و دماغ کو بیحد تقویت پہنچاتی ہے اگر امتحان میں اول رہنا ہو۔ اگر مدبر اور عقل مند بننا ہو۔ اگر جج بیرسٹر اور قانون دان بننا ہو۔ سائنس میں درجہ کمال پر پہنچنا ہو۔ تو **تریاق دماغ** استعمال کیجئے۔ تریاق دماغ سے کیسا ہی کند ذہن غبی انسان ہو نہایت ذہین بن سکتا ہے۔ دل و دماغ کے قوت پہنچانے میں لاثانی دوا ہے۔ جسکا ہزاروں آدمی تجربہ کر چکے ہیں۔ استعمال کر کے دیکھئے۔ اختلاج قلب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت ۳عـہ

اکسیر بانجھ وہ بانجھ عورتیں جو اولاد ہونے سے بالکل محروم ہیں۔ اور اس حسرت میں نہایت غمگین ہیں کہ افسوس ہمارے بعد ہماری نسل منقطع ہونیوالی ہے۔ وہ ہرگز نہ گھبرائیں۔ بصد شوق یہ دوا استعمال کریں قطعی اولاد پیدا ہوگی۔ ہزارہا بانجھ عورتیں اس دوا سے صاحب اولاد ہوگئیں۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت ۳عـہ

اکسیر دمہ و کھانسی کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا۔ پہلی ہی خوراک میں انیا فائدہ کھاتی ہے۔ نہایت مجرب و آزمودہ ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمائیے۔ جب کہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں۔ اسوقت (اکسیر دمہ و کھانسی) کو ضرور استعمال فرمائیں۔ قیمت دو روپیہ۔

نوٹ:- فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہو سکتی ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیں ہر مرض کی مجرب دوا منگانیکا پتہ:-

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

مکرمہ بنت صاحبزادہ ظہور الحق صاحب فاروقی انسپکٹر ڈاک خانہ رئیس شاملی

تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میں نے تین بوتلیں **فیض عام شربت فولاد** کی استعمال کی ہیں۔ شربت واقعی مفید اور امراض مستورات کی بہترین دوا ہے۔ براہ مہربانی تین بوتیں اور ارسال فرمائیں۔ مشکور رہوں گی۔

قیمت فی شیشی پچاس خوراک رعایتی ایک روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک علاوہ۔

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال آگرہ

بمبئی کے تجارتی اور دیگر معلومات

جن احمدی برادران کو بمبئی کے تجارتی یا دیگر معلومات کی ضرورت ہو۔ یا وہ امریکن سیکنڈ ہینڈ (مستعمل) کوٹ و کٹ پیس کی گانٹھیں تھوک ارزاں نرخ پر منگوا کر قلیل سرمایہ سے تجارت کر کے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی احمدیہ فرم سے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ اور پرائس لسٹ طلب کریں۔

ایس۔ رفیق بھائی۔ تھوک فروشان کوٹ و کٹ پیس جیکب سرکل بمبئی

اکسیر حافظہ

اکسیر احتباس و بے قاعدگی حیض کے لئے حکمی دوا ہے۔ اس کے استعمال سے سینکڑوں مایوس عورتیں احتباس (بندش) حیض دائمی شفایاب ہو کر صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ ضرورتمند مفصل حال مرض تحریر فرمادیں۔ علاوہ محصولڈاک قیمت پانچ روپے۔

معجون حافظ

اس کا استعمال بحالت حمل ضروری ہے۔ یہ معجون دافع عادت اسقاط یا جن کے بچے پیدا ہو کر دو برس سے زیادہ نہ رہتے ہوں ام الصبیان یا مختلف امراض میں ضائع ہو جاتے ہوں۔ اس معجون کے استعمال سے فرزند پیدا ہوگا۔ اور بفضل خدا عمر طویل پائے گا۔ تجربہ شرط ہے۔ علاوہ محصول ڈاک قیمت ۸عـہ۔ پتہ اردو میں ہونا چاہیئے۔

حافظ عبدالعلیم مکوڑی خورد ڈاک خانہ گمنولی ضلع انبالہ

اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کی خبریں

عدیس آبابا ۲۷ر اکتوبر۔ حبشی جرنیل راس سیوم نے شہنشاہ حبش کو اطلاع دی ہے۔ کہ آکسم۔ اڈوا اور ایڈیگریٹ لائن کے ساتھ ساتھ اطالوی افواج کی حرکات ظاہر کر رہی ہیں۔ کہ ان کی طرف سے ایک بھاری حملہ کی تیاری ہو رہی ہے۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۸ر اکتوبر کو حملہ کر دیا جائیگا چنانچہ اطالوی محاذوں کے کمانڈروں کے نام احکام جاری کئے جا چکے ہیں۔ کہ وہ مقررہ تاریخ کو حملہ کے لئے تیار رہیں۔

ہرار ۲۷ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالوی فوجوں کا شہر گوراہئی پر حملہ شروع ہو گیا ہے۔ اور وائرلیس سٹیشن پر بمباری کر کے اسے "تباہ کر دیا گیا ہے۔ ہرار کے حکام گوراہئی سے اطلاعات نہ آنے کی وجہ سے سخت تشویشناک ہیں۔ کیونکہ پہلے وہاں سے روزانہ دو دفعہ وائرلیس کے ذریعہ پیغامات آتے تھے۔ لیکن اب چوبیس گھنٹے سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

روما ۲۷ر اکتوبر۔ بعض غیر مصدقہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تین اطالوی دستے ماکیل کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ایرٹریا سے آمدہ اطلاع بتاتی ہے کہ ایک دستہ ڈبرلیسن پہونچ گیا ہے۔ اور دوسرے دو دستے آکسم سے میکلا ایماتوٹ کے راستہ سے ماکیل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت تک اہل حبشہ کی طرف سے کوئی اجتماعی مقابلہ نہیں کیا گیا۔ صرف کہیں کہیں معمولی مڈبھیڑ ہوئی ہے۔

واشنگٹن ۲۶ر اکتوبر۔ لیگ کے استفسارات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کارڈل ہل نے امریکہ کی اٹلی اور ابی سینیا کے جنگ میں مکمل غیر جانبداری کا دوبارہ اعلان کر دیا ہے۔

جنیوا ۲۶ر اکتوبر۔ برطانیہ نے لیگ کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ لیگ کی خواہشات کے مطابق جلد سے جلد اٹلی کی اشیائے برآمد کا بائیکاٹ اور اٹلی کو خام اشیاء بھیجنے پر پابندیاں عائد کر دیگا۔

جنیوا ۲۶ر اکتوبر۔ فرانس نے بھی اٹلی کا مقاطعہ کرنے کے متعلق اپنی آمادگی سے لیگ کو مطلع کر دیا ہے۔ لیکن تعاونی کمیٹی کے اجلاس سے اگلے چار دن کا وقفہ طلب کیا گیا ہے تاکہ اس کے ہم متعلق ضروری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

ہیگ ۲۶ر اکتوبر۔ ہالینڈ کے ایوان اعلےٰ میں اٹلی کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کا بل پاس ہو گیا ہے۔ ایوان پائین میں یہ بل قبل ازیں پاس ہو چکا ہے۔

روما ۲۷ر اکتوبر۔ اٹلی کا ایک سرکاری فرمان مظہر ہے۔ کہ اٹلی کی بحری تقویت کے لئے چار ارب چار کروڑ لیرہ صرف کیا جائے گا۔ اور یہ رقم ۳۸-۱۹۳۵ء کے تمام سالوں پر محیط ہوگی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ دارالعوام میں اعلان کیا گیا۔ کہ برطانیہ نے ریاستہائے متحدہ فرانس اٹلی اور جاپان سے ۲ر دسمبر کو منعقد ہونے والی بحری کانفرنس میں شامل ہونے کے متعلق استفسار کیا ہے۔ اس کانفرنس میں بحری طاقت کی حدبندی کے متعلق غور و خوض کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ دارالعوام میں مسٹر آر۔ اے بٹلر نے پنجاب کی سرحد پر لڑائی کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں دو انگریز ۲۷ ہندوستانی ہلاک اور ۹ گم ہوئے۔

کپورتھلہ ۲۶ر اکتوبر۔ مہاراجہ کپورتھلہ ۷ر نومبر بمبئی پہونچ جائیں گے۔ اور چند روز دہلی رہ کر ۱۴ر نومبر کو کپورتھلہ پہونچیں گے۔

راولپنڈی ۲۷ر اکتوبر۔ کل پنجاب اور صوبہ سرحد کی سوشلسٹ کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ پروفیسر برج نرائن نے جو پہلے اجلاس میں صدر تھے۔ اور جنہوں نے صدارتی ایڈریس پڑھا۔ آج کانفرنس کی مزید کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور دفعۃً راولپنڈی سے چلے گئے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ سبجیکٹ کمیٹی نے ان کے بعض نظریوں سے جو کہ انہوں نے اپنے صدارتی ایڈریس میں بیان کئے۔ اختلاف کیا تھا۔ آج کے اجلاس میں مسٹر سودھی پنڈیداس صدر مقرر ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر سودھی نے بھی بعض قراردادوں کے متعلق دوسرے ممبروں سے اختلاف رائے کا اظہار کیا۔

لکھنؤ ۲۶ر اکتوبر۔ آج یو۔ پی مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ختم ہوا۔ جبکہ مختلف ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کی مذمت کا ایک ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔ اور حکومت کے اس معاملہ میں تغافل پر اظہار افسوس کیا گیا۔ نیز مسلمانوں سے مسجد کی بازیابی کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کی اپیل کی گئی۔ راجہ آف تنپارہ متفقہ طور پر لیگ کے صدر اور مسٹر قدوانی سیکرٹری منتخب کئے گئے۔

کوئٹہ ۲۷ر اکتوبر۔ رائے بہادر لالہ رام سرنداس سیٹھ عبداللہ ہارون۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ اور کپتان لال چند پر مشتمل مشاورتی کمیٹی آج کوئٹہ پہونچی۔ کرنل سیورن ولیمس پولیٹکل ایجنٹ اور میجر کیٹرل کلیٹر کمشنر اور شہر کے دوسرے سربرآوردہ لوگوں نے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ کمیٹی کا پہلا باقاعدہ اجلاس ۲۸ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔

نئی دہلی ۲۷ر اکتوبر۔ مختلف صوبوں کے وزراء۔ صنعتوں کے ڈائرکٹروں اور کھڈی کے ماہرین کا اجلاس کل سے شروع ہوگا جس میں مرکزی حکومت کے پانچ لاکھ روپے کے عطیہ سے پیداشدہ کھڈی کی صنعت کی ترقی کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیز مختلف صوبوں کے متعلق تجاویز میں تبدیلیاں پیدا کرنے پر غور و خوض کیا جائے گا۔

بنارس ۲۷ر اکتوبر۔ ۱۰-۱۱-۱۲ر نومبر کو بنارس میں تمام ممالک کے بدھوں کا ایک عظیم اجتماع ہوگا۔ جبکہ وہاں مہاتما بدھ کے جسم کے آثار جو حکومت ہند نے معلوم کئے تھے۔ پوجا کے لئے آشکار کئے جائیں گے۔ مس بودھی ساٹی اس موقعہ پر بدھ مت پر لیکچر دے گی۔

ناسک ۲۷ر اکتوبر۔ ناسک کے اعلےٰ ذات کے ہندوؤں اور سناتنیوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈاکٹر امبیدکار کے پاس ایک وفد بھیجنے کی تجویز کی گئی۔ وفد کی غرض یہ ہوگی۔ کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو اس امر کا یقین دلائے۔ کہ ہندو اس امر کے لئے تیار ہیں۔ کہ اچھوت قوم کو دوسری ہندو ذاتوں کی طرح ان کے ہم پلہ ایک ذات قرار دیا جائے۔

ڈیرہ دون ۲۷ر اکتوبر۔ آج وائسرائے نے معزز حاضرین یا آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب۔ سر جی۔ ایس باجپائی۔ پنڈت مالویہ وغیرہ کے ہمراہ ڈیرہ دون پبلک سکول جو ہندوستان میں اپنی قسم کا صرف ایک ہی سکول ہے کا افتتاح کیا۔ سر فرینک نائس نے وائسرائے کی خدمت میں سکول کے افتتاح کی استدعا کی۔ وائسرائے نے سکول کے اجراء کا اعلان کرنے کے بعد مختصر سی تقریر کی۔

کلکتہ ۲۷ر اکتوبر۔ گزشتہ شب متعلقہ حکام نے خلاف قانون شراب کے ایک بہت بڑے گودام کا سراغ لگایا۔ اور اس پر چھاپہ مارا۔

عمان ۲۶ر اکتوبر۔ کمال اتاترک (مصطفےٰ کمال پاشا) کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں عمان میں دو بھائیوں ادھم بیگ اور رشید بیگ کو گرفتار کیا گیا۔ ادھم بیگ جو انقلاب ٹرکی کے زمانہ میں مصطفےٰ کمال کا سب سے بڑا حامی تھا۔ بعد میں اس سے منحرف ہو گیا تھا۔ اور شبہ کی بنا پر ایران سے نکالا گیا تھا۔

لاہور ۲۷ر اکتوبر۔ لوکل سیلف گورنمنٹ کے اصولوں کی تعلیم دلانے کے لئے گزشتہ اپریل میں پنجاب گورنمنٹ کے تعاون سے جس لوکل سیلف گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ اس کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اور ۳۰ر اکتوبر کو ٹریننگ کلاس شروع ہو جائے گی۔

اسکندریہ ۲۶ر اکتوبر۔ مصر میں برطانوی افواج کی تقویت کے لئے ایک رسالہ اور پچیس ہزار برطانی سپاہی مصر پہونچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۶ر اکتوبر۔ ڈیوک آف گلوسٹر کی شادی لیڈی ایلس سکاٹ کے ساتھ چھ نومبر کو بکنگھم محل کے پرائیویٹ گرجا میں ہوگی۔

لکھنؤ ۲۶ر اکتوبر۔ انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس لکھنؤ میں ۲۲ نومبر کو منعقد ہوگا

امرتسر ۲۶ر اکتوبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۹ آنے نخود ۲ روپے ۳ آنے ۶ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے چاندی دیسی ۶۷ روپے ۹ پائی ہے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی